غم نامۂ فراق

تصنیف: مولانا شبیر احمد جذبی کاندھلوی

ناشر: کتب خانہ عزیزیہ اردو بازار دہلی

قیمت: دس روپے --- کتابت وطباعت معیاری ونفیس، کاغذ عمدہ

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ بلاشک وشبہ نمونۂ اکابر واسلاف تھے۔ ان کی ذات میں زہد وتقویٰ، اتباع سنت، عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سادگی و بے نفسی پھر اس کے ساتھ ساتھ علم وشریعت قرآن وحدیث کے اسرار ورموز پر کافی اور ممتاز دسترس اور خدمت خلق جیسے اوصاف کے جو چمکتے دمکتے نقوش یکجا جمع ہیں اس کی وجہ سے ان کی ذات گرامی ہند وپاکستان بلکہ عالم اسلام میں ایک منفرد اور ممتاز مقام حاصل کر چکی ہے۔ ایسی جامع صفات اور مجموعۂ کمالات ہستی کا اس دنیا سے اٹھ جانا جو جہل وگمرہی، بے دینی وبداخلاقی اور خدا بیزاری کے ہلیبت ناک اور ہلاکت خیز طوفانوں اور تاریکیوں میں گھری ہوئی ہے ایک انتہائی الم انگیز سانحہ اور حسرت ناک حادثۂ عظیم ہے۔

حضرت شیخ الحدیث کی وفات حسرت آیات کے بعد یوں محسوس ہوتا ہے کہ ع

زندگی کی راہوں میں دور تک اندھیرا ہے

کیونکہ وہ آفتاب عالمتاب غروب ہو چکا ہے جس کی نورانی شعاعیں اس کارگہ ہستی کے پرہول اندھیروں میں روشنی اور اجالا پیدا کرتی تھیں۔ وہ ماہتاب درخشاں نگاہوں سے اوجھل ہو چکا ہے جس کی کرنیں گمراہوں کے لئے مشعلِ ہدایت کا کام دیتی تھیں اور زندگی کی ٹیڑھی ترچھی راہوں پر قدم آگے بڑھانے کا حوصلہ پیدا کرتی تھیں۔

ملتِ اسلامیہ کے ایک حساس فرد اور اردو کے ایک خوش فکر شاعر کی حیثیت سے مولانا شبیر احمد جذبیؔ نے بھی اس ملی و اسلامی حادثۂ فاجعہ کو اس کی تمام تر گہرائیوں حسرت آمیزیوں اور المناکیوں کے ساتھ محسوس کیا۔ ان کے جذبات فراواں اور اشک ہائے خوں فشاں صفحۂ قرطاس پر حرفوں کی شکل میں بکھر گئے۔ اور اس طرح اردو ادب کے افق پر ایک ایسے ستارے کا طلوع ہوا جو اردو کی مرثیہ نگاری کی صف میں کئی حیثیتوں سے ممتاز اور منفرد نظر آتا ہے۔

شاعر ہمراز فطرت بھی ہوتا ہے اور یہ کہنا بھی شاید غلط نہ ہو کہ ع

پیمبری سے ذرا کم ہے شاعری اظہرؔ

اس لئے جذبیؔ صاحب کے سوز اندروں اور روحانی کرب و اضطراب نے پوری امت مسلمہ اور پورے حلقۂ ارادت مندان شیخ کے جذبات رنج والم کی ایک جیتی جاگتی تصویر کی حیثیت اختیار کرلی ہے۔ مرثیہ کی ٹیکنک اسلوب اور انداز قدیم روایت کی پاسداری اور پابندی کے ساتھ ساتھ نئے تجربوں اور جدتوں کے نقوش بھی اس طویل نظم میں کافی نظر آتے ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث کی ہمہ گیر شخصیت ہمہ جہت پہلوؤں اور عنوانات پر فکر و شعور اور کمالِ فن کے ساتھ اظہارِ خیال کیا گیا ہے اور پوری نظم میں ایک کیفیت طاری ہے جو شاعر کے جذبۂ صادق کی بھرپور عکاسی کرتی ہے۔

مختصر یہ کہ غم نامۂ فراق کا ہر بند ایک جذباتی اور فکری اکائی ہے مثلاً

ہچکیوں میں ڈھل رہا ہے سلسلہ انفاس کا
دام ہے پھیلا ہوا ہر سمت درد و یاس کا
لالہ و گل کی جبینیں آنسوؤں میں غرق ہیں
غم سے مرجھائے ہوئے گلہائے غرب و شرق ہیں
آسماں شبنم کے موتی بو رہا ہے خاک پر
مرشدِ عالم کا ماتم ہو رہا ہے خاک پر

مولانا جذبی کے الم وغم کی یہ کیفیت ان کے ذہن وضمیر کا حصہ بن چکا ہے، مختصر یہ کہ اسلوب اور رنگ وآہنگ، اخلاص اور سوز دروں کی حقیقی کیفیتوں نے اس پوری کتاب کو پر درد، پرسوز اور روح کی گہرائیوں میں اتر جانے والی تخلیق کی حیثیت دے دی ہے۔

مولانا جذبی نے اس طویل نظم کو مختلف عنوانات سے بھی آراستہ کیا ہے جس کی وجہ سے پڑھنے والوں کو حضرت شیخ الحدیث کی عظیم شخصیت کے مختلف پہلوؤں اور گوشوں کے بارے میں بھی معلومات حاصل ہوجاتی ہیں۔ (ا-ص)

غم نامۂ فراق

جس کے مصنف حضرت مولانا شبیر احمد جذبی کاندھلوی ہیں اس کا سائز ۱۸×۲۲/۸ ہے اس کتاب میں مصنف نے حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد کا ذکر اس تفصیل سے کیا ہے کہ ایسی مثال مشکل سے کہیں نہیں ملتی۔ اس کی عمدہ طباعت بہترین کاغذ و اعلیٰ معیار گٹ اپ۔ غرض یہ کہ ہر اعتبار سے یہ کتاب شاندار اور بلند پایہ ہے۔

قیمت مجلد عمدہ ریگزین

دس روپے -/۱۵

ملنے کا پتہ:-

مکتبہ برہان اردو بازار جامع مسجد دہلی ۶